

### چیتے اور مکھیاں

چین میں اصل حکومت پولٹ بیورو کے ممبران کی ہے۔ 2012 میں زی جنگ پنگ کیمنسٹ پارٹی کا جزل سیکرٹری بن چکا تھا۔ زی کو صرف ایک خدشہ تھا۔ چین کی ترقی، اندر وی کرپشن کی وجہ سے خطرے میں پڑسکتی ہے۔ زی کو یقین تھا کہ اگر حکومت میں شامل بڑے لوگوں پر ہاتھ ڈالا گیا، تو شدید رہ عمل بھی ہو گا اور مسائل بڑھ سکتے ہیں۔ اس نے کرپٹ عناصر کیلئے دو اصطلاحیں ترتیب دیں۔ چیتے اور مکھیاں۔ چیتے، وہ سیاسی مگر مچھ تھے، جنکا کیمنسٹ پارٹی پر از حد اثر تھا۔ کئی صوبوں پر انکی دہائیوں سے حکومت چلتی آ رہی تھی۔ ہر صوبہ کی بیورو کریمی طاقت اُنکے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہوئی تھی۔ مکھیاں، وہ سرکاری ملازم تھے، جوان بے عمل سیاستدانوں کے دستِ راست تھے۔ اُنکے ہر حکم کی تعمیل کرتے تھے۔ کمیشن لیتے اور آگے تقسیم کرتے تھے۔ حکمرانوں کے کہنے پر ملک دشمنی کا الزام لگا کر کسی کو بھی قتل کر دیتے تھے۔ زی نے جب یہ ترتیب مکمل کر لی، تو سب سے پہلے اس نے چین کے سب سے مضبوط اور مرد آہن پر نظر ڈالی۔ یہ کوئی معمولی آدمی نہیں تھا۔ بلکہ چین کی سیاست کا روشن ستارہ تھا۔ ذو یونگ کا گنگ، چین کے اقتدار کے کھیل میں، بہت کم عرصے میں ایک مضبوط ترین انسان کے طور پر ابھرا تھا۔ تمام پولیس، خفیہ ادارے، عدالتیں اور سیکرٹری کا نظام اسکے تابع تھا۔ زی، اپنے آپ کو چین کی تاریخ کے سب سے بڑے چیتے پر ہاتھ ڈالنے کیلئے تیار کر چکا تھا۔

2013 میں پولٹ بیورو کا اجلاس ہوا۔ زی نے انتہائی سنجیدگی سے ذو یونگ کے خلاف تمام الزامات اور ثبوت، ممبران کے سامنے رکھ دیے۔ پوری مجلس میں خوفناک سناٹا چھا گیا۔ سب لوگ خاموش ہو گئے۔ اب زی نے ایک ایک کر کے، ذو یونگ کے تمام جرائم پولٹ بیورو کو بتانے شروع کر دیے۔ معاملہ اس درجہ اہم تھا کہ پولٹ بیورو نے دیگر تمام کارروائی متعطل کر دی۔ پورا دن بحث ہوتی رہی۔ ہر جرم اور ثبوت کا بغور جائزہ لیا گیا۔ یہ بھی بحث ہوتی کہ ذو، بطور گورنریا چیف ایگزیکٹیو سچوان صوبہ پر حد درجہ عمل دخل رکھتا ہے۔ وہاں کی تمام سرکاری مشینزی اسکی بنائی ہوتی ہے۔ ترقی، تنزلی، مارنا، سزاد اور انساب کچھ اسکے ہاتھ میں ہے۔ گمان تھا کہ یہ نہ ہو، کہ صوبائی اور مرکزی اداروں کے درمیان گشیدگی پھیل جائے اور ریاست کو نقصان پہنچے۔ معاملہ اس درجہ گھمبیر تھا کہ پولٹ بیورو کے ممبران چار دن تک، اس پر بحث کرتے رہے۔ آخر میں فیصلہ ہوا، کہ شواہد اتنے مضبوط ہیں کہ ذو یونگ کے خلاف مکمل تحقیقات ہونی چاہیے۔ زی نے دوسرا فیصلہ یہ کیا، کہ کیونکر ملزم بے حد طاقتو را اقتدار کے گھوڑے کا شہسوار ہے۔ لہذا اسے چین کے سرکردہ ریٹائرڈ رہنماؤں کو بھی اس کیس پر اعتماد میں لینا چاہیے۔ چنانچہ زی جنگ، سابقہ سیکرٹری جزل جیا گزیکن اور ہوجنتو سے بھی ملا۔ انہیں بتایا کہ کس طرح ذو یونگ اور اسکے خاندان نے چین کے سرکاری اداروں کو استعمال کر کے اربوں ڈالر کی کرپشن کی ہے اور کس طرح بیرونی ممالک میں بیش قیمت جائیدادیں بنائی ہیں۔ ذو یونگ کو معلوم ہو چکا تھا کہ اسکے خلاف حکومتی سطح پر کرپشن کی تحقیقات شروع ہو چکی ہیں۔ اس نے وہی کیا، جو انسان فطرت کے نزدیک ترین ہے۔ دو مرتبہ زی جنگ سے ملا۔ اسے بتایا کہ میں نے ملک کے لیے اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کی ہے۔ مختلف ممالک میں تیل کے میدان میں چین کیلئے بہت بڑے بڑے معاهدے حاصل کیے ہیں۔ اپنے صوبہ یعنی سچوان میں بے مثال اصلاحات کی

ہیں۔ بطور وزیر داخلہ، چین کو کس کس آفت سے محفوظ رکھا ہے۔ مگر پارٹی کے سیکرٹری جنرل کا صرف ایک سوال تھا۔ کیا یہ تمام خدمات اس بات کی اجازت دیتیں ہیں کہ آپ پیروں ملک محلات خریدیں، بینک اکاؤنٹس رکھیں اور ملک کے اداروں کا شہار لیکر ابoul ڈالر کی کرپشن کریں۔ زویونگ کا اندازہ ہو چکا تھا کہ اسکا کھیل ختم ہونے کو ہے۔ لہذا اس نے کیمونسٹ پارٹی سے غیر مشروط معافی مانگ لی۔ گزارش کی، کہ وہ کرپشن سے کمائے گئے سارے پیسے واپس کر دیتا ہے۔ اسے عدالت کے سامنے نہ لے جایا جائے۔ اسکی عزت پربٹھ نہ آنے پائے۔ پارٹی کے سیکرٹری جنرل نے مکمل طور پر انکار کر دیا اور کہا کہ تمہیں عام مجرم کی طرح قانون کا سامنا کرنا پڑے گا۔

احساب کی یہ کاروائی کیسے عمل میں لائی گئی، یہ بذاتِ خود یونیورسٹیوں میں پڑھانے کیلئے بے مثال کیس سٹڈی ہے۔ جیسے ہی تحقیقات کا آغاز ہوا، چینی حکومت نے وہ تمام افسران، جنہیں زویونگ کا اعتماد حاصل تھا، انہیں ایک ایک کر کے عہدوں سے فارغ کر دیا گیا۔ اس میں تیل کی کمپنی کے ہیڈ، سچوان صوبے کے اعلیٰ عہدیداران، وزارت داخلہ کے عمال اور زویونگ کے ساتھ مسلک سیکرٹری یووں کے افسران کو گرفتار کر لیا گیا۔ یعنی، وہ تمام سرکاری دنیا کے بااثر ترین لوگ، جوزویونگ نے اپنی جنبش قلم سے اعلیٰ اور ارفع بنائے تھے، دھڑام کر کے گردابیے گئے۔ انہیں جیل بھج دیا گیا۔ صرف دو سے تین دنوں میں، ان تمام عہدیداران نے کرپشن کی تمام وارداتیں اور طریقہ کار حکومتی پولیس کے سامنے رکھ دیا گیا۔ جس کے ذریعے زویونگ، رشوٹ لیتا تھا اور باہر جائیدادیں خریدتا تھا۔

اسکے ساتھ ساتھ تحقیقاتی اداروں نے زویونگ کے تعلقات کا ایک چارٹ بنایا۔ اسکو درمیان میں، کہ گزشتہ پچیس برس میں جس جس اہم آدمی سے اسکا رابطہ ہوا تھا، وہ اس فلوچارٹ میں شامل کیا گیا۔ اہل خانہ، انکی شادیاں، خانگی تعلقات، مہمان اور بیرونی ملک دوروں میں جس جس اہم حکومتی عمال سے ملا تھا، وہ تمام اس چارٹ میں شامل تھے۔ اس پر بے حد محنت کی گئی۔ تحقیقاتی اداروں نے عرق ریزی کر کے ان تمام لوگوں کو شامل تحقیق کر لیا، جوزویونگ کی ناجائز دولت کے ٹرستی اور فائدہ اٹھانے والوں میں سے تھے۔ اسکی بیٹی اور داماد کے بینک اکاؤنٹ بھی چیک کیے گئے۔ تحقیقاتی اداروں نے اٹھارہ بلین ڈالر کی خورد بورڈ کا کیس مکمل کر لیا۔ زو کے سب سے بڑے بیٹی کے اکاؤنٹ سے دو بلین ڈالر برآمد ہوئے۔ یہ ہانگ کانگ کے ایک بینک میں تھے۔ بیٹی نے گرفتاری کے بعد بتایا کہ یہ تمام پیسے اس نے صرف ایک شہر Chongqing کے تعمیراتی ٹھیکوں سے بطور کمیشن وصول کیے ہیں۔ اسی برس یعنی 2014 میں اسکی بیٹی اور داماد کو گرفتار کر لیا گیا۔

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں کہ، زویونگ پر پہلا سرکاری الزام کیا گا۔ صرف یہ کہ اس نے پارٹی ڈسپلن کی خلاف ورزی کی ہے۔ چین کے میڈیا نے زویونگ کے خلاف صرف اتنی سی خبر دی کہ وہ پارٹی ممبر ہونے کے باوجود نظم و ضبط سے عاری مجرمانہ حرکات کرتا رہا ہے۔ لہذا اسکے خلاف قانونی کاروائی کی جا رہی ہے۔ زویونگ کو کیمونسٹ پارٹی سے نکال دیا گیا۔ سیاسی طور پر اتنے طاقتور انسان کو پارٹی سے نکالنے کا یہ پہلا واقعہ تھا۔ گرفتاری کے بعد اسے ایک فوجی چھاؤنی کے ایک کمرے میں بطور نظر بند کر دیا گیا۔ چینی حکومت نے پابندی لگادی کہ کوئی بھی اسے مل نہیں سکتا۔ اسکے علاوہ مقدمہ کی تمام سماحت کو بھی پر لیں کی آنکھوں سے دور کر دیا گیا۔ زویونگ کو عدالت نے کرپشن پر عمر قید کی سزا دی۔ طاقت کے غلط استعمال پر مزید سات سال کی سزا سنائی گئی۔ یہ تمام فیصلہ چھ سے سات مہینے میں

سنادیا گیا۔ زوکی اہلیہ پر الگ مقدمہ چلا یا گیا اور اسے نوسال کی قید کا حکم دیا گیا۔ بیٹے ذاً وَ کواٹھارہ سال قیدی گئی۔ جرمانے کی سزا سکے علاوہ تھی۔ زویونگ کی اربوں ڈالر کی جائیداد ضبط کر لی گئی اور سارا پیسہ حکومت کے خزانے میں جمع کروادیا گیا۔ چین کی تاریخ میں کرپشن کا یہ سب سے سنجیدہ مقدمہ تھا۔ ملک کے صدر نے صرف یہ کہا کہ کرپشن ایک ایسی آگ ہے جو پورے ملک کو کھا جاتی ہے۔ مغربی دنیا کے چند جریدوں نے اس تمام احتساب کو "سیاسی خانہ جنگی" ثابت کرنے کی کوشش کی مگر چینی حکومت کے حکومتی اداروں کے تمام ثبوت اور شواہد، یعنی اقوامی پر لیں کے سامنے رکھ دیے۔ ناقابل تردید ثبوت دیکھ کر ان اخبارات کے لوگ خاموش ہو گئے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا پاکستان میں زویونگ کی سطح کے طاقتور سیاستدان کا بھی بھی احتساب ہو پائیگا۔ اسکا جواب مکمل نفی میں ہے۔ جس طرح ہم تحقیقات کرتے ہیں یا نظامِ انصاف کو چلاتے ہیں، اس میں اگلے ہزاروں برس بھی ملک میں غیر جانبدار احتساب کی کوئی امید نہیں ہے۔ وجوہات بے حد سادہ ہیں۔ ان کو سمجھنے میں کوئی دشواری نہیں ہے۔ اولین، ہمارے پاس پورے ملک میں ایک بھی غیر جانبدار تحقیقاتی ادارہ موجود نہیں ہے۔ جنہیں ہم، نسبتاً نیوٹرال یا غیر جانبدار گردانتے ہیں، انکے سربراہ اس درجہ کمزور لوگ چن کر لگائے جاتے ہیں، جو تقریبیں تو کر سکتے ہیں، کرپشن کے خلاف نعرے لگاسکتے ہیں۔ مگر مضبوط فیصلے کرنے کی صلاحیت سے یکسر محروم ہیں۔ تحقیقاتی اداروں میں لگانے سے پہلے، سرکاری عمال سے مکمل حلف لیا جاتا ہے کہ وہ مقتدر طبقہ کے مخصوص لوگوں کو ہاتھ تک نہیں لگائیں۔ یہ لوگ اپنے عہدوں کا حلف ہی اسی وقت اٹھا سکتے ہیں جب تک کرپٹ مقتدر طبقہ مکمل طور پر مطمئن نہ ہو جائے کہ وہ ہر طریقے سے محفوظ ہیں۔ انکی آل اولاد بھی محفوظ ہے۔ انکے بیرونی بینک اکاؤنٹس پر بھی ہاتھ نہیں ڈالا جائیگا۔ اس انتظام کے بعد جو احتساب ہوتا ہے، وہ آپکو اس عظیم ملک میں ہر طرف نظر آرہا ہے۔ جان بوجھ کرانصاف کی عدالت کا انتظام اس درجہ پیچیدہ رکھا گیا ہے کہ کوئی جرم ثابت نہیں ہو سکتا۔ اسکو قائم رکھنا بھی مقتدر طبقہ کی مرخصی سے ہے۔ لیکن ہمارے پیارے ملک میں ایک عذاب اور بھی ہے۔ جب مقتدر کرپٹ طبقہ، اپنے آپکو ہر طریقے سے محفوظ کر لیتا ہے، تو وہ اپنے سیاسی مخالفین اور اپنی سوچ سے مختلف لوگوں کو احتساب کے نام پر بر باد کرتا ہے۔ یہ اسے میراث کا نام دیتے ہیں، کبھی بے لگ انصاف کا نام دیتے ہیں۔ مگر سچائی اور حقیقت سب کو معلوم ہوتی ہے۔ ہمارے ملک میں "چیتے اور مکھیوں" کو پکڑنے کیلئے کوئی ادارہ نہیں۔ کوئی فورم نہیں۔ ہر طرف مصلحت کے دربارگے ہوئے ہیں۔ یہاں چیتے بھی پُر اعتماد ہیں اور مکھیوں کو بھی یقین ہے کہ کوئی انکی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا!

راوٰ منظر حیات